ادبیات

نعرۂ مردانہ

از جناب نہالؔ سیوہاروی

زمانہ اذیت رساں ہے تو کیا ہے • مرا مدعی آسماں ہے تو کیا ہے
ہزار ایسے بارِ گراں ہوں تو کیا غم • حیات ایک بارِ گراں ہے تو کیا ہے
سلامت مرا ذوقِ ایذا پسندی • کڑی منزلِ امتحاں ہے تو کیا ہے
بڑھے جا مرے توسنِ عزم وہمت • ہر اک گام پر ہفتخواں ہے تو کیا ہے
فضا تلک تیرہ ساماں رہے گی • فضا پر مسلط دھواں ہے تو کیا ہے
فروغِ سحر ہے مرے ہر نفس میں • شبِ تار ظلمت فشاں ہے تو کیا ہے
ہجومِ تباہی سے میں کھیلتا ہوں • تباہی کا ہر سو نشاں ہے تو کیا ہے
ہواؤں کے تیور ہیں برہم تو کیا غم • بلاؤں کا خنجر رواں ہے تو کیا ہے
بنالوں گا ایسے ہزار آشیاں میں • اگر شعلہ زن آشیاں ہے تو کیا ہے
میں کیوں جورِ گردوں پہ گرمِ فغاں ہوں • فغاں رسمِ اہلِ جہاں ہے تو کیا ہے
ڈروں کیا جفائے زمین و زماں سے • زمیں ہے تو کیا ہے زماں ہے تو کیا ہے
مرا دیس میری امیدوں کا گلشن • اگر نذرِ جورِ خزاں ہے تو کیا ہے
بنا دوں گا اک دن اسے خلدِ آدم • جہنم یہ ہندوستاں ہے تو کیا ہے

برایں جذبۂ ہمتِ خویش نازم
من آنم کہ ہر نیش را نوش سازم